

## الباب

”مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ“  
اللہ جس سے بھلائی کرنا چاہے، اُسے دین کا فہم عطا کر دیتا ہے

# فہم کتاب و سنت

قرآن و حدیث کی روشنی میں فقہی احکام و مسائل

تالیف: محمد صفی بن حسن حلاق

ترجمہ: مولانا عمر فاروق سعیدی  
نظر ثانی: مفتی عبد الولی خان









صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
	○ مقیم آدمی ایک دن رات اور مسافر تین دن	133	○ تحیۃ الوضو (وضو کے بعد دو رکعتیں)
143	○ رات مسح کر سکتا ہے	134	○ وضو توڑنے والے امور
143	○ مسح صرف موزے کے اوپر ہی کرنا چاہیے	134	○ شرمگاہ (آگے یا پیچھے) سے کسی چیز کا ٹکنا
143	○ جوتوں سمیت موزوں پر مسح	135	○ گہری نیند جس سے اوراک ختم ہو جائے
143	○ وہ امور جن سے مسح باطل ہو جاتا ہے	135	○ عقل زائل ہو جانا
143	○ وضو کے بارے میں چند اور باتیں		○ شہوت کے ساتھ براہ راست (بغیر حائل
143	○ گردن کے مسح کیلئے کوئی حدیث ثابت نہیں	136	○ کے) شرمگاہ چھونا
144	○ عورت کے لُس (چھونے) سے وضو نہیں ٹوٹتا	136	○ اونٹ کا گوشت کھانا
145	○ وضو میں مدد لے لینا جائز ہے	137	○ وہ مواقع جن کے لیے وضو واجب ہے
145	○ وضو کی خود ساختہ دعائیں	137	○ نماز کے لیے
146	○ ہنسنے سے وضو نہیں ٹوٹتا	137	○ بیت اللہ کے طواف کے لیے
	○ نکسیر پھوٹنے، قے اور ابکائی آنے سے	138	○ جن مواقع پر وضو کرنا مستحب ہے
146	○ وضو نہیں ٹوٹتا	138	○ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے
147	○ غصہ آ جانے پر وضو کرنے کی دلیل ضعیف ہے	138	○ رات کو سوتے وقت
147	○ بری بات کرنے پر وضو کرنا کی دلیل ضعیف ہے		○ جنبی کے لیے جبکہ وہ کھانا، پینا یا سونا چاہے
147	○ موزے کی چٹائی پر مسح کی دلیل ضعیف ہے	138	○ یا اپنی بیوی کے پاس دوبارہ آنا چاہے
147	○ غسل کے مسائل	139	○ نہانے سے پہلے، چاہے غسل واجب ہو یا مستحب
147	○ غسل کب واجب ہوتا ہے؟	139	○ آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد
147	○ سوتے یا جاگتے ہوئے مادہ منویہ خارج ہونا	139	○ ہر نماز کے لیے
149	○ دخول پر غسل واجب ہے چاہے انزال نہ ہو	140	○ جب بھی بے وضو ہو
149	○ عورتوں کا حیض یا نفاس منقطع ہو جانا	140	○ میت اٹھانے سے
150	○ کافر کا مسلمان ہونا	141	○ قے آنے سے
150	○ وہ امور جو جنبی آدمی پر حرام ہیں	141	○ موزوں پر مسح
151	○ غسل کے ارکان اور اس کی سنتیں	141	○ موزوں پر مسح مشروع و مسنون ہے
151	○ ارکان غسل	142	○ موزوں پر مسح کیلئے انھیں با وضو پہننا شرط ہے

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
121	○ مسواک	112	○ جو شخص بیت الخلا جانے لگے تو وہ یہ دعا پڑھے
	○ ناخن کاٹنا، بغلوں کے بال نوچنا اور زیر		○ مستحب یہ ہے کہ جب بیت الخلا سے نکلے تو
122	○ ناف کی صفائی سنت ہے	113	○ یوں کہے
122	○ سفید بالوں کو نوچنا حرام ہے		○ جب آدمی کسی کھلی جگہ پر ہو تو مستحب یہ ہے
	○ سفید بالوں کو مہندی یا کتم (وسمہ) سے	113	○ کہ دور چلا جائے حتیٰ کہ اوہ جمل ہو جائے
123	○ رنگ لینا چاہیے، کالا کرنا حرام ہے		○ مستحب یہ ہے کہ آدمی جب تک زمین کے
124	○ جائز ہے کہ آدمی بال رکھے	113	○ قریب نہ ہو جائے، کپڑا نہ اٹھائے
125	○ خوشبو لگانا		○ قضائے حاجت کے وقت قبلے کی طرف
125	○ وضو کا بیان	114	○ منہ یا پیٹھ کرنا
126	○ وضو کا طریقہ		○ لوگوں کے راستے یا سائے میں رفع حاجت
126	○ وضو کے صحیح ہونے کی شرطیں	114	○ حرام ہے
127	○ وضو کے فرائض	115	○ غسل خانے میں پیشاب کرنا منع ہے
130	○ وضو کے مستحبات	115	○ کھڑے پانی میں پیشاب کرنا حرام ہے
	○ اعضائے وضو دھونے سے پہلے ہاتھوں کو	115	○ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے
130	○ کلائیوں تک تین بار دھونا	116	○ پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا واجب ہے
130	○ مسواک کرنا	116	○ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے
	○ کلی اور ناک میں ایک ہی چلو سے تین بار		○ پانی، ڈھیلوں یا ان جیسی دیگر چیزوں سے
130	○ پانی ڈالنا	117	○ استنجا جائز ہے
131	○ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا	117	○ تین سے کم ڈھیلے استعمال کرنا جائز نہیں
131	○ دائیں اعضاء کو بائیں سے پہلے دھونا	118	○ ہڈی، لید یا گوبر سے استنجا جائز نہیں
131	○ اعضاء کو دھوتے وقت ملنا		○ رفع حاجت کے وقت لوگوں کی نظروں
131	○ ڈاڑھی کا خلال کرنا	118	○ سے چھپ جانا مستحب ہے
132	○ ہر عضو کو تین تین بار دھونا	118	○ اعمال فطرت
132	○ ترتیب سے وضو کرنا	119	○ ختنہ
132	○ وضو کے بعد کی دعا	120	○ ڈاڑھی بڑھانا اور مونچھیں کتر وانا







صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
224	○ نظر سجدے کی جگہ پر رکھنا	214	○ درمیانی تشہد	202	○ ستر کا ڈھانپنا	○ اذان اور اقامت کے درمیان خوب دعا	
224	○ احادیث کی روشنی میں رکوع کی خاص کیفیت	214	○ ستر رکھنا	204	○ قبلے کی طرف منہ کرنا	○ کرنا مستحب ہے	
	○ سجدے میں جاتے ہوئے ہاتھ زمین پر		○ نمازی کو چاہیے کہ اپنے اور سترے کے	204	○ نیت کرنا	○ اذان دینے پر اجرت لینا منع ہے	
225	○ گھٹنوں سے پہلے رکھنا	215	○ مائیں کسی کو گزرنے نہ دے	205	○ * نماز کی شروط سے متعلق فروعی امور	○ حَيِّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيِّ عَلَى	
225	○ احادیث کی روشنی میں سجدے کی خاص کیفیت	217	○ نمازی کے آگے سے گزرنا حرام ہے	206	○ * نماز ادا کرنے کا طریقہ	○ الْفَلَاحِ کہتے ہوئے مؤذن کا اپنی گردن	
	○ احادیث کی روشنی میں دو سجدوں کے درمیان	217	○ امام کا سترہ مقتدی کے لیے بھی سترہ ہوتا ہے	206	○ نماز کا طریقہ	○ دائیں بائیں موڑنا مستحب ہے	
226	○ بیٹھنے کی کیفیت	217	○ * نماز کی قوی و فعلی سنتیں	209	○ * ارکان نماز	○ اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں رکھنا	
	○ سجدے سے سیدھا اٹھ کر کھڑا نہ ہو بلکہ پہلے	217	○ دعائے افتتاح (ثناء)	209	○ قیام	○ مستحب ہے	
227	○ درست ہو کر بیٹھ جائے	218	○ تعوذ (اللہ کی پناہ مانگنا)		○ تکبیر تحریمہ (نماز شروع کرنے کے لیے	○ فوت شدہ نمازوں کی قضا کے وقت اذان	
227	○ دونوں تشہد میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ	218	○ آمین پکارنا	209	○ اللہ اکبر کہنا)	○ اور اقامت کہنا مستحب ہے	
227	○ * نماز میں مکروہ امور		○ پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد کوئی	210	○ ہر رکعت میں فاتحہ پڑھنا	○ عید کے لیے کوئی اذان و اقامت نہیں اور	
227	○ پہلوؤں (کوکھ) پر ہاتھ رکھنا	219	○ سورت ملانا	210	○ سکون و اطمینان سے رکوع کرنا	○ عید کے موقع پر الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ بھی نہیں	
227	○ بلا ضرورت ادھر ادھر نظر دوڑانا		○ بعض اوقات پچھلی دو رکعات میں بھی		○ رکوع کے بعد اطمینان سے کھڑے ہونا اور	○ کہنا چاہیے	
228	○ اپنے سامنے یا دائیں جانب تھوکتا	219	○ قراءت کر لینا سنت ہے	210	○ ٹھہراؤ اختیار کرنا	○ اذان اور اقامت کے مابین کتنا وقفہ ہو؟	
228	○ آسمان کی طرف نظر اٹھانا	220	○ رکوع اور سجدے میں تسبیحات	210	○ سجدہ اطمینان سے کرنا اور ٹھہراؤ اختیار کرنا	○ اذان کے بعد مسجد سے نکلنا منع ہے	
	○ کھانا سامنے حاضر ہو جائے یا قضاے حاجت		○ رکوع و سجدہ میں جانے اور ان سے اٹھنے	211	○ اعضائے سجدہ سات ہیں	○ کھڑے ہو کر اذان دینا سنت ہے	
228	○ کی ضرورت ہو تو نماز جائز نہیں	220	○ کے لیے تکبیر کہنا		○ دونوں سجدوں کے درمیان سکون و اطمینان	○ قبلہ رخ ہو کر اذان دینا مستحب ہے	
228	○ نماز میں جمائی لینا		○ رکوع سے اٹھنے پر 'ربنا! ولك الحمد'	211	○ سے بیٹھنا	○ * اذان و اقامت کے سلسلے میں چند	
229	○ نمازی کا اپنے کپڑے یا بال سمیٹنا	221	○ کے ساتھ اور کوئی ماثور دعا پڑھنا	211	○ آخری رکعت میں تشہد کے لیے بیٹھنا	○ فروعی باتیں	
229	○ سدل کرنا اور منہ ڈھانپنا	222	○ دو سجدوں کے درمیان دعا		○ آخری تشہد کے بعد رسول اللہ ﷺ کے	○ * شرائط نماز	
229	○ اشتمال الصماء		○ پہلے تشہد کے بعد رسالت مآب ﷺ پر	212	○ لیے درود	○ * نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں	
229	○ تشبیک (ہاتھوں کی فینچی بنانا)	222	○ درود پڑھنا		○ سلام پھیرنے سے پہلے چار چیزوں سے	○ نماز کا وقت ہو جانے کا علم ہونا	
	○ کنکر یوں سے کھینا اور انھیں ایک سے زائد	222	○ دوسرا سلام پھیرنا	213	○ اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے	○ حدث اصغر اور حدث اکبر سے طہارت	
229	○ مرتبہ برابر کرنا	223	○ رفع الیدین کرنا	213	○ سلام پھیرنا	○ نمازی کا لباس، بدن اور جائے نماز (نماز کی	
230	○ افعال نماز میں امام سے آگے بڑھنا	223	○ سینے پر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا	214	○ * واجبات نماز	○ جگہ) پاک ہونی چاہیے	



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
370	* وہ روزے جو مستحب ہیں	360	نیت کی جاسکتی ہے
370	○ شوال کے چھ روزے	360	* وہ امور جن سے روزہ باطل ہو جاتا ہے
370	○ ذوالحجہ کے نوروزے	360	○ جان بوجھ کر کھانا پینا
371	○ محرم کے روزے	361	○ جان بوجھ کر جماع کرنا
371	○ شعبان کے روزے	362	○ جان بوجھ کر قے کرنا
371	○ سوموار اور جمعرات کا روزہ	362	○ روزوں میں وصال کرنا حرام ہے
371	○ ایام بیض کے روزے	362	○ انزال منی
371	○ نفلی روزہ ایک دن رکھنا اور ایک دن افطار	366	○ روزہ جلدی افطار کرنا چاہیے
372	○ کرنا افضل ہے	366	○ کس چیز سے افطار کرنا مستحب ہے؟
372	○ یوم عرفہ اور عاشوراء کے روزے کی فضیلت	366	○ سحری تاخیر سے کھانا مستحب ہے
372	* مکر وہ روزے	366	* روزے کی قضا کے احکام و مسائل
372	○ صوم دہر	366	○ شرعی عذر کی بنا پر چھوڑے جانے والے
373	○ صرف جمعے کے دن کا روزہ	366	○ روزے کی قضا ضروری ہے
373	○ ہفتے کے دن کا روزہ	367	○ مسافر کے لیے روزہ چھوڑنے کی رخصت ہے
374	* جن دنوں کا روزہ حرام ہے	367	○ مجاہد کے لیے سفر جہاد میں روزہ چھوڑنا
374	○ عید کے دن کا روزہ	367	○ افضل ہے
	○ ایام تشریق (11، 12، 13 ذوالحجہ کے دن)		○ روزوں کی فوری قضا دینا واجب نہیں بلکہ
374	○ کے روزے	368	○ اس میں وسعت ہے
	○ حج تمتع والا قربانی کی استطاعت نہ رکھتا		○ جس کے ذمے روزوں کی قضا ہو اسے نفلی
	○ ہو تو اسے ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی	369	○ روزے رکھنا جائز ہے
374	○ اجازت ہے		○ جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے
375	○ شک کے دن کا روزہ رکھنا	369	○ روزے ہوں تو اس کا ولی یہ روزے رکھے
375	○ رمضان کے استقبالی روزے		○ ایسا شخص جو روزے رکھ سکتا ہو نہ قضا دے
375	* اعتکاف	369	○ سکتا ہو، فدیہ دے
375	○ اعتکاف کے مسنون ہونے کی دلیل	370	* نفلی روزوں کا بیان

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
350	○ دیتا ہے	337	○ قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا حرام ہے
350	* ماہ رمضان میں عمل کی فضیلت	337	○ قبرستان کو میلہ گاہ بنانا حرام ہے اور جن ایام
350	○ رمضان قرآن کا مہینہ ہے		○ میں لوگ وہاں کوئی تقریب مناتے ہوں،
351	○ جنت کے دروازے کھلنے کا مہینہ	337	○ قبروں پر جانا منع ہے
352	○ رمضان گناہوں کی معافی کا مہینہ ہے		○ جو لوگ فوت ہو چکے ہوں انھیں برا کہنا
	○ جو شخص توحید و رسالت کی شہادت دے،	337	○ حرام ہے
	○ فرض نمازوں کی پابندی کرے، زکاۃ دے	338	○ میت کو کس چیز سے فائدہ پہنچتا ہے؟
	○ اور رمضان کے روزے رکھے، وہ صدیقین		
353	○ اور شہداء میں شمار ہوگا		
	○ سخاوت اور تلاوت سبھی ایام میں مستحب	341	* رمضان کے روزے واجب ہونے کا بیان
354	○ ہیں مگر رمضان میں ان کی پُر زور تاکید ہے	341	○ صوم کا لغوی معنی
354	○ روزہ افطار کرانے کا اجر	341	○ صوم کا شرعی اور اصطلاحی مطلب
	○ آخری عشرے میں عمل خیر میں بہت زیادہ	342	○ روزے کا حکم
354	○ کوشش کی ترغیب	342	* روزے کی فضیلت
355	○ روزے بتدریج فرض ہوئے	342	○ روزہ قرب الہی کے حصول کا باعث
355	○ روزے کی شرطیں	343	○ روزہ کفارہ ہے
	○ ایک عادل آدمی بھی چاند دیکھ لے تو	345	○ روزہ اور قرآن سفارش کریں گے
356	○ رمضان کا روزہ واجب ہو جاتا ہے		○ روزے داروں کے لیے ایک مخصوص
	○ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کے	345	○ دروازہ ”باب الریان“ ہے
357	○ لیے رخصت		○ روزہ مسلمان کے لیے آگ سے بچاؤ کا
	○ ایک شہر والے چاند دیکھ لیں تو دوسرے	347	○ ذریعہ ہوگا
359	○ شہروں پر بھی ان کی موافقت لازم ہے	348	○ روزہ روزے دار کو جنت میں لے جائے گا
	○ فرض روزے کے لیے فجر سے پہلے نیت	349	○ روزے داروں کو بے حساب اجر ملے گا
360	○ کرنا لازم ہے		○ روزہ صنفی جذبات کو کمزور کرنے میں مدد
	○ نفلی روزے کے لیے زوال سے پہلے تک		



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
704	کر سکتا ہے	700	تقسیم سے پہلے مال غنیمت سے کھانے اور چارے کے علاوہ کوئی فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے
704	کفار جزیہ دینے پر راضی ہوں تو دائمی صلح جائز ہے	700	خیانت کی حرمت اور اس سے ترہیب کا بیان
705	مشرکین اور ذمیوں کا جزیہ العرب میں رہنا ممنوع ہے	701	امام کا فرقیہوں کو قتل کرنے یا فدیہ لے کر آزاد کرنے یا بغیر عوض کے رہا کر دینے کا مجاز ہے
705	جزیہ بالغ مردوں سے لیا جائے	701	قیدیوں، جاسوسوں اور صلح کے مسائل
705	جزیہ کی مقدار	701	کافروں کو غلام بنایا جاسکتا ہے خواہ وہ عربی ہوں یا عجمی
706	* باغیوں سے قتال کا حکم	701	جاسوس جو کافر ہو اسے قتل کرنا جائز ہے
706	حق کی طرف رجوع کرنے تک باغیوں سے قتال واجب ہے	702	کوئی حربی اپنی خوشی سے مسلمان ہو جائے تو اس سے اس کا مال بھی محفوظ ہو جاتا ہے
706	باغیوں سے کیا سلوک کیا جائے؟	702	کسی کافر کا غلام مسلمان ہو کر مسلمانوں کی طرف آجائے تو وہ آزاد ہوگا
706	* امامت عظمیٰ کے احکام	703	مشتوحہ زمین کا معاملہ امام کے سپرد ہے، حسب مصلحت جو چاہے کرے
706	حاکم کی اطاعت کی جائے مگر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والی بات نہ مانی جائے	703	کسی کافر کو کوئی بھی مسلمان پناہ دے دے تو وہ امن میں ہے
707	امام جب تک نماز کا پابند ہو اور اس سے کسی صریح کفر کا اظہار نہ ہو اس کے خلاف خروج (بغاوت) جائز نہیں	704	سفیر کو پناہ حاصل ہے
708	حاکم کے ظلم پر صبر ضروری ہے		مسلمانوں کی مصلحت کے لیے مسلمانوں کا حاکم کفار سے ایک مدت تک کے لیے صلح
709	حکام کی خیر خواہی واجب ہے		
709	حکام پر رعایا کے فرائض		

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
694	لشکر ترتیب دینا اور جھنڈے مہیا کرنا	688	جہاد کے احکام و مسائل
694	مسنون ہے	688	* جہاد کے احکام و مسائل
694	آداب جہاد	688	جہاد کی تعریف
695	عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل کرنا حرام ہے	688	جہاد کی فضیلت
696	نعتوں کا مشلہ کرنا اور جلانا حرام ہے	689	جہاد چھوڑ دینے پر وعید
696	میدان قتال سے فرار حرام ہے	690	جہاد کی ترغیب و تشویق
696	دشمن پر شرب خون مارنا جائز ہے	691	جہاد فرض کفایہ اور فرض عین کب ہوتا ہے؟
696	جنگ میں دشمن کو جھانسہ دیا جاسکتا ہے	691	جہاد غیر صالح قائد کی قیادت میں بھی جائز ہے
697	جنگ میں (دشمن سے) جھوٹ بھی جائز ہے	691	نقلی جہاد میں والدین سے اجازت لینا ضروری ہے
697	* مال غنیمت کے بارے میں احکام	691	اخلاص کے ساتھ جہاد کرنا حقوق العباد کے سوا تمام گناہوں کا کفارہ ہے
697	مال غنیمت کی اہل لشکر اور دوسرے مصارف میں تقسیم کیسے کی جائے؟	691	اشد ضرورت کے بغیر جہاد میں مشرکین سے مدد نہیں لی جاسکتی
698	شہسوار کو غنیمت میں سے تین حصے اور پیدل کو ایک حصہ ملتا ہے	692	اہل لشکر پر اپنے امیر کی اطاعت لازم ہے، البتہ اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی نافرمانی والی بات نہ مانی جائے
698	غنیمت میں سے کن کو حصہ ملے گا؟	692	امیر کے لیے اہل لشکر سے مشورہ کرنا اور نوازش کا سلوک کرنا اور حرام سے بچائے رکھنا ضروری ہے
698	لشکر کے بعض افراد کو خصوصی انعام دینا جائز ہے	692	حملے کا ارادہ ہو تو امام کو حکمت و توریہ سے کام لینا چاہیے
698	امام کو خاص انتخاب کا حق حاصل ہے اور غنیمت کا حصہ بھی	693	حملے سے پہلے مکمل معلومات حاصل کرنی چاہئیں
698	عورتوں اور بچوں کے لیے مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں	694	
699	امام کے لیے مؤلفۃ القلوب کو ترجیح دینا جائز ہے		
699	کفار کسی مسلمان کا مال واپس کر دیں تو وہ اس کے مالک ہی کو دیا جائے		



## مقدمہ مؤلف

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، ہم اسی کی حمد کرتے، اسی سے مدد چاہتے اور معافی مانگتے ہیں۔ ہم اپنے شرور نفس اور اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی ساجھی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾

”اے ایمان والو! اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔“

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کر کے ان دونوں سے مرد اور عورتیں کثرت سے پھیلا دیے۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم آپس میں سوال کرتے ہو اور رشتے توڑنے سے ڈرو، بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔“

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۖ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی سچی بات کہا کرو۔ وہ تمہارے عمل درست کر دے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے، تو یقیناً اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی۔“

اما بعد:

بلاشبہ سب سے بڑی صداقت اللہ کی کتاب ہے اور بہترین سیرت، محمد ﷺ کی سیرت ہے۔ سب سے بڑے کام وہی ہیں جو دین میں نئے ایجاد کردہ ہیں، دین میں ہر نئی بات بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں جھونکنے والی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿قُلْ لَا تَفَرَّقْ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ﴾

”پھر ان کے ہر فرقے میں سے ایک گروہ دین میں سمجھ حاصل کرنے کے لیے کیوں نہیں نکلتا۔“<sup>1</sup>  
 حمید بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

«مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي، وَلَنْ تَزَالَ هَذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ»

”اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ خیر اور بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے، میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ عطا کرنے والا اللہ ہی ہے اور یہ امت اللہ کے امر (دین) پر قائم رہے گی، اس کے مخالف اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے حتیٰ کہ اللہ کا فیصلہ آ جائے۔“<sup>2</sup>

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ»

”جس شخص سے اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرمالے، اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔“<sup>3</sup>

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾

1. التوبة 9: 122.

﴿باعتبار لغت﴾ حاضر معلوم علم کے ذریعے سے نامعلوم غائب علم تک پہنچنا، فقہ کہلاتا ہے، بنا بریں علم کے مقابلے میں فقہ اخص، یعنی زیادہ خاص ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قَالَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا﴾ ”چنانچہ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات ہو، یہ اسے سمجھنے کے قریب بھی نہیں پہنچتے۔“ (النساء 78: 4) اور اصطلاحاً فقہ سے مراد ”احکام شریعت“ کا علم ہے۔ عربی میں: فَقَّهَ الرَّجُلُ فَقَاهَةً جب آدمی فقیہ بن جائے۔ فَقَّهَ فَقَاهَهُ فہم کے معنی میں، یعنی جب وہ کوئی بات سمجھ جائے۔ تَفَقَّهَ: جب وہ اس کے درپے ہو اور اس میں ماہر ہو جائے۔ اسی معنی میں یہ آیت کریمہ: ﴿لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ﴾ (التوبة 9: 122) ہے۔ (مفردات ألفاظ القرآن

للمرغاب الأصفهاني، ص: 642، 643)

1. صحيح البخاري، العلم، باب من يرد الله به خيراً يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، حديث: 71، وصحيح مسلم، الزكاة، باب النهي عن المسألة، حديث: 1037. 3. [صحيح] جامع الترمذي، العلم، باب إذا أراد الله بعبد خيراً ففقهه في الدين، حديث: 2645،

ومسند أحمد: 1/306.



## طہارت

طہارة کا لغوی معنی نظافت، صفائی اور پاکیزگی ہے۔ اور الطَّهُّور (طاء پر فتح کے ساتھ) پانی کو بھی کہتے ہیں۔ ثعلب کہتے ہیں: الطَّهُّور ایسی چیز جو خود بھی پاک ہو اور دوسرے کو بھی پاک کرنے والی ہو اور کہا جاتا ہے: «مَلَأَ طَاهِرُ الثَّيَابِ» یعنی فلاں شخص پاکیزہ کپڑوں والا ہے۔ یہ جملہ اس وقت بولا جائے گا جب کپڑوں پر کوئی میل اور دھبہ نہ ہو۔

اہل تفسیر کا کہنا ہے کہ ”طہارت“ کا اطلاق قرآن کریم میں تیرہ معانی پر ہوا ہے:

1. خون حیض کا بند ہو جانا: جیسا کہ سورۃ بقرہ میں ہے:

2. «وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهَرْنَ» اور ان سے ہم بستری نہ کرو یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں۔

3. غسل کرنا: جیسا کہ سورۃ بقرہ میں ہے:

4. «فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ» پھر جب وہ خوب پاک ہو جائیں (غسل کر لیں) تو ان کے پاس جاؤ۔

اور سورۃ مائدہ میں ہے:

5. «وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا» اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو۔

پانی سے استنجا کرنا: جیسا کہ سورۃ توبہ میں ہے: «فِيهِ رَجَالٌ يُجَنُّونَ أَنْ يَتَّطَهَّرُوا»

”اس میں ایسے لوگ ہیں جو (اس بات کو) پسند کرتے ہیں کہ وہ خوب پاک صاف ہوں۔“

یہ اہل قباء کا تذکرہ ہے جن کا معمول تھا کہ وہ استنجا کرتے وقت پانی استعمال کرتے تھے۔

عدم طہارت کی تمام کیفیات اور نجاستوں سے پاکیزگی حاصل کرنا: فرمایا:

«وَيُنْزِلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ»

علامہ راغب اصفہانی ”المفردات“ میں لکھتے ہیں: طہارت کی دو قسمیں ہیں: طہارت جسم اور طہارت نفس۔ اور اکثر آیات انھی دو مفہوم میں استعمال ہوئی ہیں۔ (مفردات ألفاظ القرآن، ط. ہ. ر. ص: 525) 2 البقرة: 222، 3 البقرة: 222، 4 المائدة: 6، 5 النوبة: 108، 9

## طہارت کے احکام و مسائل

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا  
وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ  
إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ط  
(المائدة: 6)





”پاک سطح زمین مسلمان کے لیے طہارت کا ذریعہ ہے، خواہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے اور جب وہ پانی پالے تو وہ اسے اپنے جسم پر ڈالے، یہی اس کے لیے بہترین (عمل) ہے۔“<sup>1</sup>

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دوران سفر پانی دستیاب نہیں ہوتا تھا، تاہم ان کے پاس دوسرے مائع تیل وغیرہ موجود ہوتے تھے لیکن ان میں سے کسی سے یہ منقول نہیں کہ انھوں نے پانی کے علاوہ کسی اور سیال چیز سے وضو کیا ہو۔ واضح رہے کہ مائع کو پانی پر قیاس کرنا صحیح نہیں کیونکہ پانی ایک لطیف سیال مادہ ہے اور وہ کئی چیزوں سے مرکب نہیں جبکہ دوسری مائع ایسی نہیں ہوتیں۔<sup>2</sup>

وہ حضرات جو نبیذ وغیرہ سے طہارت کو جائز کہتے ہیں، ان کے دلائل ضعیف اور ناقابل حجت ہیں۔<sup>3</sup>

### نجاستوں کے بارے میں احکام

نجاست سے مراد ہر وہ چیز ہے جسے طبع سلیم مستقدر (گند) سمجھتی اور اس سے نفرت کرتی ہے اور لوگ اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں، اگر کپڑے وغیرہ کو لگ جائے تو اسے دھوتے ہیں، مثلاً: پیشاب اور پاخانہ وغیرہ۔<sup>4</sup>

\* یہ بات شریعت مطہرہ کے کلیات و جزئیات کی رو سے معلوم و معروف ہے کہ ہر چیز بنیادی طور پر پاک اور طاہر ہے۔ اگر کسی چیز کے ناپاک ہونے کا حکم لگایا جائے تو بندوں کو ایک نئے حکم کا پابند ہونا پڑتا ہے، حالانکہ اصل براءت ذمہ ہے، خاص طور پر ان امور میں جو بکثرت وقوع پذیر ہوتے ہیں، اس لیے جن چیزوں کے نجس اور ناپاک ہونے کے بارے میں کوئی دلیل نہ ہو، انھیں کوئی شخص اپنی رائے یا غلط استدلال سے نجس اور پلید قرار نہیں دے سکتا۔<sup>5</sup>

نجاستوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

**آدمی کا پیشاب:** سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ایک بدوی آیا اور مسجد کی ایک جانب پیشاب کرنے لگا۔ لوگوں نے اسے ڈانٹا تو نبی ﷺ نے انھیں منع فرما دیا، جب وہ پیشاب کر چکا تو نبی ﷺ نے

<sup>1</sup> [حسن] سنن أبي داود، الطهارة، باب الجنبة يتيمم، حديث: 332، 333، وجامع الترمذي، الطهارة، باب ماجاء في التيمم للجنب إذا لم يجد الماء، حديث: 124، واللفظ له وقال: حديث حسن صحيح، وسنن النسائي، الطهارة، باب الصلوات بتيمم واحد، حديث: 323، ومسند أحمد: 5/146، 147، وإرواء الغليل: 1/181، حديث: 153. <sup>2</sup> المجموع شرح المذهب: 1/139. <sup>3</sup> ان احاديث کی تخریج ہماری تالیف «إرشاد الأمة إلى فقه الكتاب والسنة» جزء الطهارة میں ملاحظہ کریں۔

<sup>4</sup> الروضة الندية لشرح الدرر البهية لنواب محمد صديق حسن خان: 1/32. <sup>5</sup> الروضة الندية: 1/34.

پانی کے ایک ڈول کا حکم دیا جو اس پر بہا دیا گیا۔<sup>1</sup>

انسان کا پاخانہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذَى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُورٌ»

”جب تم میں سے کوئی اپنے جوتے سے پاخانے (اور گندگی) کو روندے تو مٹی اسے پاک کر دیتی ہے۔“<sup>2</sup>

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا وَطِئَ الْأَذَى بِخُفَيْهِ فَطَهُورُهُمَا التُّرَابُ»

”جب تم میں سے کوئی اپنے موزوں سے نجاست (پاخانہ) روندتا ہے تو انھیں مٹی پاک کرنے والی ہوتی ہے۔“<sup>3</sup>

**مذی:** یعنی وہ پانی جو انسان کا اپنی اہلیہ سے بوس و کنار کرتے ہوئے نکل آتا ہے اور یہ کیفیت مرد اور عورت دونوں کو لاحق ہو جاتی ہے۔<sup>4</sup>

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے مذی بہت زیادہ آتی تھی اور اس کے بارے میں نبی ﷺ سے کچھ پوچھنے میں ممانعت ہوتی تھی کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے عقد میں تھی، اس لیے میں نے یہ بات مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

«بَغْسِلْ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأْ» ”اپنا ذکر (شرمگاہ) دھو لے اور وضو کر لے۔“<sup>5</sup>

**ودی:** وہ لیس دار پانی جو پیشاب کے بعد نکل آتا ہے۔ یہ نجس ہے، اس کی دلیل اجماع ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ

<sup>1</sup> صحيح البخاري، الوضوء، باب يَهْرِيْقُ الْمَاءُ عَلَى الْبَوْلِ، حديث: 221، وصحيح مسلم، الطهارة، باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات.....، حديث: 284، وجامع الترمذي، الطهارة، باب ماجاء في البول يصيب الأرض، حديث: 147. <sup>2</sup> [صحيح لغیره] سنن أبي داود، الطهارة، باب الأذى يصيب النعل، حديث: 385، وشرح السنة: 2/93، حديث: 300، والمستدرک للحاکم: 1/166، حديث: 590، والسنن الكبرى للبيهقي: 2/430. <sup>3</sup> [صحيح لغیره] سنن أبي داود، الطهارة، باب الأذى يصيب النعل، حديث: 386، وصحيح ابن خزيمة: 1/148، حديث: 292، والمستدرک للحاکم: 1/106، حديث: 591، والسنن الكبرى للبيهقي: 2/430، وصحيح ابن حبان (موارد): 1/388، حديث: 249. <sup>4</sup> مذی: وہ

طہارہ پانی لیس دار پانی جو شہوت کے وقت بغیر شہوت و زور کے نکلتا ہے، اس کے بعد سستی بھی واقع نہیں ہوتی، بسا اوقات اس کے نکلنے کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ شرح صحيح مسلم للنووي، الحيض، باب المذي، حديث: 303. (عبد الولی) <sup>5</sup> صحيح البخاري، الوضوء، باب من لم ير الوضوء إلا من المخرجين.....، حديث: 178، وصحيح مسلم، الحيض، باب المذي، حديث: 303 واللفظ له.



”آپ ﷺ نے ہمیں پیشاب پاخانے کے وقت قبلہ رخ ہونے سے منع فرمایا ہے اور دائیں ہاتھ سے اور تین سے کم ڈھیلوں سے، نیز لید، گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے کی بھی ممانعت فرمائی ہے۔“<sup>1</sup>

ہڈی، لید یا گوبر سے استنجا جائز نہیں: جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

«نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَمَسَّحَ بِعَظْمٍ أَوْ بَيْعَرٍ»

”رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ہڈی یا بیگنی (لید) سے استنجا کیا جائے۔“<sup>2</sup>

رفع حاجت کے وقت لوگوں کی نظروں سے چھپ جانا مستحب ہے: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: «خُذِ الْإِدَاوَةَ» ”لوٹا (مشکیزہ) لے لو۔“

پھر چل دیے حتیٰ کہ مجھ سے چھپ گئے اور حاجت سے فارغ ہوئے۔<sup>3</sup>

## اعمالِ فطرت

\* ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«الْفِطْرَةُ خَمْسٌ - أَوْ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ - : الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَتَنْتِفُ الْإِبْطُ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ»

”فطری امور پانچ ہیں یا پانچ باتیں فطرت“<sup>4</sup> سے ہیں: ختنہ، زیر ناف کی صفائی، بغل کے بال نوچنا، ناخن

<sup>1</sup> صحیح مسلم، الطہارۃ، باب الاستطابۃ، حدیث: 262، وجامع الترمذی، الطہارۃ، باب الاستنجاء بالحجارة، حدیث: 16. ایک سچے اور کھرے مسلمان کو چھوٹی سے چھوٹی سنت بھی نہایت خوش دلی سے اپنی اور عملی طور پر مان لینی چاہیے اور بوقت ضرورت صاف صاف بیان بھی کر دینی چاہیے۔ اس کے بارے میں کفار، مشرکین اور متکلم لوگوں کی ہرگز پروا نہیں کرنی چاہیے۔ شرعی حقائق جاننا، ماننا اور کھول کھول کر بیان کرنا ایمان و یقین کا تقاضا ہے۔ اس سلسلے میں کسی ذہنی تحفظ یا معذرت خواہانہ رویے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ (مترجم) <sup>2</sup> صحیح مسلم، الطہارۃ، باب الاستطابۃ، حدیث: 263، وسنن أبي داود، الطہارۃ، باب ما يُنهى عنه أن يُستنجى به، حدیث: 38. <sup>3</sup> صحیح البخاری، الصلاة، باب الصلاة في الجبة الشامية، حدیث: 363، وصحیح مسلم، الطہارۃ، باب المسح على الخفين، حدیث: 274. <sup>4</sup> (فطری امور) اللہ عزوجل نے اپنے انبیاء کے لیے چند امور پسند فرمائے اور ہمیں ان کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔ ان امور کو ان کی عمومیت کے باعث ان انبیاء کا شعار اور علامت قرار دیا گیا ہے تاکہ ان کے متبعین ان کے ذریعے سے دوسروں سے ممتاز رہیں اور نمایاں طور پر پہچانے جائیں۔ (فقہ السنۃ للسید سابق رحمہ اللہ: 45/1) (مترجم)

کاٹنا اور مونچھیں خوب پست کرنا۔“<sup>1</sup>

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللَّحْيَةِ وَالسَّوَاكُ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَتَنْتِفُ الْإِبْطِ وَحَلَقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ»

”دس باتیں فطرت سے ہیں: مونچھیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے جوڑوں کا دھونا، بغل کے بال نوچنا، زیر ناف بال مونڈنا اور استنجا کرنا۔“

مصعب نے کہا: اور دسویں بات میں بھول رہا ہوں، شاید یہ ”کلی کرنا“ ہے وکیع نے انتقاص الماء کے معنی ”استنجا کرنا“ بتایا ہے۔<sup>2</sup>

ختنہ: یہ مردوں اور عورتوں کے لیے واجب ہے کیونکہ یہ اسلام کی علامات میں سے ہے۔ جناب شمیم بن کعب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور بتایا کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: «أَلَتِي عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَاخْتَيْنَ» ”اپنے کفر کے بال اتار دو اور ختنہ کروالو۔“

یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ حسن درجے کی ہے۔<sup>3</sup>

ختنہ ملت ابراہیمی کی علامت ہے: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

«اخْتَنَّ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُومِ»

”ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں کلہاڑی سے اپنا ختنہ کیا تھا۔“<sup>4</sup>

<sup>1</sup> صحیح البخاری، اللباس، باب قص الشارب، حدیث: 5889، وصحیح مسلم، الطہارۃ، باب خصال الفطرة، حدیث: 267. <sup>2</sup> صحیح مسلم، الطہارۃ، باب خصائص الفطرة، حدیث: 261، وسنن أبي داود، الطہارۃ، باب السواك من الفطرة، حدیث: 53. <sup>3</sup> عورتوں کے لیے ختنہ کو واجب کہنا درست نہیں، مردوں کے لیے ختنہ کرنا واجب ہے جبکہ عورتوں کے لیے ایک باعث کریم و حسین عمل ہے، خصوصاً ان عورتوں کے لیے جن کی فرج پر پیدائشی طور پر مرغ کی کلنی کی طرح کسی قدر گوشت بڑھا ہوا ہوتا ہے جو صحت کی وجہ سے ان کے صنفی جذبات کو زیادہ ہی برا بیچنے کرنے کا باعث بنتا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: فتح الباری: 340/10، و امام العنۃ، ص: 67 اور الاحکام فیما یختلف فیہ الرجال والنساء من الاحکام: 61/1. <sup>4</sup> (عبدالولی) [حسن] سنن أبي داود، الطہارۃ، باب الرجل یسلم فیومر بالغسل، حدیث: 356، والسنن الکبریٰ للبیہقی: 172/1، وانظر أيضًا إرواء الغلیل: 120/1، حدیث: 79. <sup>5</sup> صحیح البخاری، أحادیث الأنبياء، باب قول الله تعالى: «وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا» (النساء)



## جن مواقع پر وضو کرنا مستحب ہے

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے: مہاجر بن قنفذ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو اس وقت سلام کیا جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے تو آپ نے جواب نہیں دیا حتیٰ کہ وضو کر لیا، پھر جواب دیا اور فرمایا:

«إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي مِنْ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْكَ، إِلَّا أَنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ إِلَّا عَلَى طَهَارَةٍ»  
”مجھے تمہیں جواب دینے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی مگر میں نے پسند نہیں کیا کہ بلا وضو اللہ کا ذکر کروں۔“<sup>1</sup>

رات کو سوتے وقت: براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ! أَسَلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أُنْزِلْتُ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أُرْسِلْتُ، فَإِنْ مِتُّ، مِتُّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْنِي آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ»

”جب تو (سونے کے لیے) اپنے بستر پر آئے تو نماز والا وضو کر، پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جا، پھر کہہ: اے اللہ! میں نے اپنا نفس تیرے سپرد کر دیا اور اپنا رخ تیری طرف کر لیا اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکا دی، تجھے اپنا معاون و مددگار بنالیا، تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے، تیرے عذاب سے (بچنے کے لیے) کوئی جائے پناہ اور نجات نہیں مگر صرف تیرے ہاں، (اے اللہ!) میں ایمان لایا اس کتاب پر جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر جسے تو نے بھیجا ہے۔“ اگر تو اسی رات مر گیا تو تو فطرت پر مرے گا اور ان کلمات کو اپنی آخری بات بنا۔“<sup>2</sup>

جنبی کے لیے جبکہ وہ کھانا، پینا یا سونا چاہے یا اپنی بیوی کے پاس دوبارہ آنا چاہے: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

«الترمذي، المحج، باب ماجاء في الكلام في الطواف، حديث: 960، والمستدرک للحاکم: 459/1 و 267/2، حديث: 1686 و 3058 وغيره. [صحیح] سنن ابن ماجه، الطهارة وسننها، باب الرجل يسلم عليه وهو يبول، حديث: 350 و سنن أبي داود، الطهارة، باب في الرجل يرد السلام وهو يبول؟ حديث: 17، ومسنند أحمد: 345/4. [2] صحیح البخاري، الدعوات، إذا بات طاهراً، حديث: 247 و 6311 و 6315 و 7488، وصحیح مسلم، الذكر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، حديث: 2710.

«كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ جُنْبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ، تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ»

”نبی کریم ﷺ جب جنابت سے ہوتے اور کچھ کھانا یا سونا چاہتے تو وضو کر لیتے نماز والا وضو۔“<sup>1</sup>  
ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ، فَلْيَتَوَضَّأْ»

”جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس جائے اور پھر دوبارہ جانا چاہے تو چاہیے کہ وضو کر لے۔“<sup>2</sup>  
نہانے سے پہلے، چاہے غسل واجب ہو یا مستحب: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

«كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ، فَيَغْسِلُ قَرْجَهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ»

”نبی کریم ﷺ جب جنابت سے غسل کرتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور اپنی شرمگاہ دھوتے (استنجا کرتے) پھر وضو کرتے نماز والا وضو۔“<sup>3</sup>

آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں تو پنیر کے ٹکڑے کھانے کے بعد وضو لیتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: «تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ»

”جس چیز کو آگ نے چھوا ہو، اس سے (کھانے کے بعد) وضو کر لیا کرو۔“<sup>4</sup>

اور یہ عمل از روئے استحباب ہے کیونکہ عمرو بن امیہ ضمیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ شانے کا گوشت کاٹ کر تناول فرما رہے تھے، پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔<sup>5</sup>

ہر نماز کے لیے: بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ والے دن ایک ہی وضو سے ایک سے زیادہ نمازیں ادا کیں اور اپنے موزوں پر مسح کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی کہ آپ نے آج ایسا کام کیا ہے جو پہلے نہیں کرتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا: «عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ!» ”عمر! میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے۔“<sup>6</sup>

1 صحیح مسلم، الحيض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له.....، حديث: 305. [2] صحیح مسلم، الحيض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له.....، حديث: 308. [3] صحیح البخاري، الغسل، باب الوضوء قبل الغسل، حديث: 248، وصحیح مسلم، الحيض، باب صفة غسل الجنابة، حديث: 316 واللفظ له. [4] صحیح مسلم، الحيض، باب الوضوء مما مست النار، حديث: 352. [5] صحیح البخاري، الوضوء، باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق، حديث: 208، وصحیح مسلم، الحيض، باب نسخ الوضوء مما مست النار، حديث: 354. [6] صحیح مسلم، الطهارة، باب جواز الصلوات كلها بوضوء واحد، حديث: 277.



## اوقات نماز

نماز پنجگانہ کے اوقات: ① ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے لے کر ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہونے تک رہتا ہے۔ ② عصر کا وقت ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہونے سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہے۔ ③ مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے لے کر شفق (افقِ مغرب کی سرخی) غروب ہونے تک ہے۔ ④ عشاء کا وقت شفق غروب ہونے سے لے کر آدھی رات تک ہے۔ ⑤ فجر کا وقت فجر صادق طلوع ہونے سے لے کر سورج طلوع ہونے تک ہے۔

اس کی دلیل جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل امین علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس نمازوں کے اوقات بتانے کے لیے آئے، چنانچہ جبرائیل آگے ہو گئے اور انھوں نے سورج ڈھلنے پر نماز ظہر پڑھائی جبکہ رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے تھے اور دیگر لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھے۔ وہ پھر اس وقت آئے جب آدمی کا سایہ اس کے برابر ہو گیا، تو وہی عمل کیا جو پہلے کیا تھا، یعنی جبرائیل آگے ہوئے، رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے اور دیگر لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اور جبرائیل نے عصر کی نماز پڑھائی۔ جب سورج غروب ہو گیا تو جبرائیل پھر آئے اور آگے ہو گئے اور مغرب کی نماز پڑھائی جبکہ رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے اور دیگر لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ پھر جبرائیل اس وقت آئے جب شفق، یعنی افقِ مغرب کی سرخی غروب ہو گئی۔ اور آگے ہو گئے اور نماز عشاء پڑھائی جبکہ رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے اور دیگر لوگ آپ ﷺ کے پیچھے صف آرا ہوئے، جبرائیل پھر اس وقت آئے جب فجر (صادق) طلوع ہوئی تو جبرائیل آگے کھڑے ہوئے اور نماز فجر پڑھائی جبکہ رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے اور دیگر لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے۔ اگلے دن جبرائیل پھر اس وقت آئے جب آدمی کا سایہ اس کے (قد کے) برابر ہو گیا تو پچھلے دن کا معمول دہرایا اور نماز ظہر پڑھائی، پھر جب آدمی کا سایہ دوگنا ہو گیا تو پچھلے دن کی طرح عصر کی نماز پڑھائی، پھر جبرائیل اس وقت آئے جب سورج غروب ہو گیا تو اسی طرح کیا جیسے گزشتہ روز کیا تھا۔ پھر ہم سو گئے اور جاگے، پھر سو گئے اور پھر

## نماز کے احکام و مسائل

وَاقِمُْوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ○

(البقرة: 43)

